

١٣٢٧ هـ

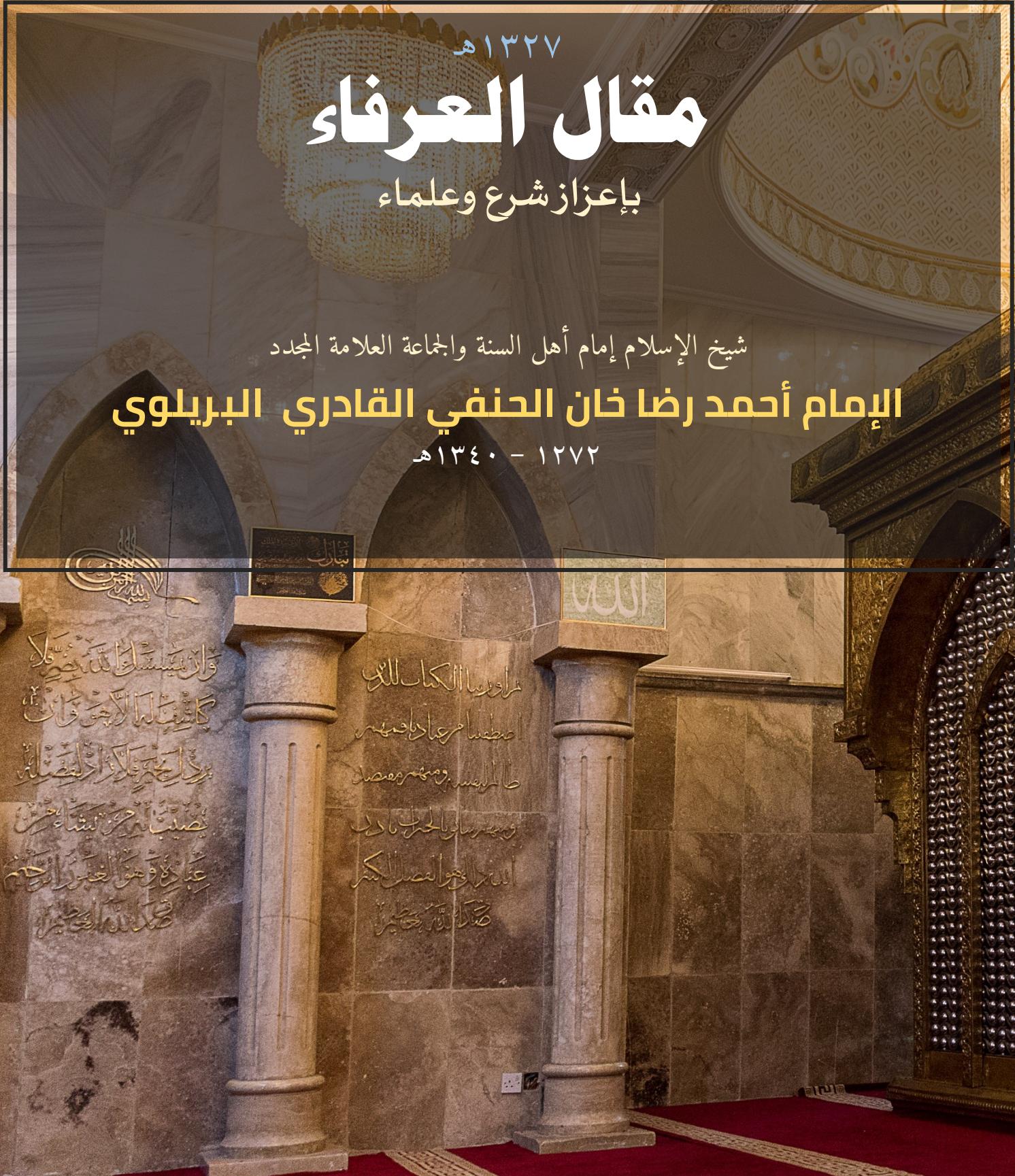
# مقال العرفاء

بإعزاز شرع وعلماء

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

**الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوى**

١٣٤٠ - ١٢٧٢ هـ



## ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنسپل نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الہ احسن الجزاء

رسالہ

## مِقَالُ الْعُرْفَاءِ بِاعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءٍ

۱۳

۲۲

(علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام)

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مرسلکہ کی فرمائی ہیں علمائے دین مسیئن ووارثانِ انبیاء۔ و مسلمین صلوٰات اللہ و سلامہ علیہ نبینا و علیہم  
اجمعین اس مسلسلہ میں، کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریعت العلماء و رشہ الانبیاء (علماء انبیاء کے وارثت  
ہیں - ت) میں علمائے شریعت و طریقت دوفون و داخل ہیں، اور جامع جو شریعت و طریقت ہیں وہ وہ اس  
کے رتبہ عظیم وابخل و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عروکا بیان ہے :

(۱) شریعت نام ہے چند فرقہ و واجبات و سُنن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا، جیسے صورت و ضرور  
و نمازوں وغیرہ۔

(۲) اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ تعالیٰ کا۔

(۳) اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔

(۴) یہ بھرنا پسیدا کنار و دریائے زخار ہے اور وہ مقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

(۵) وراثت انبیاء کا یہی وصول الی اللہ مقصود و منشار اور یہی شان رسالت و نبوت کا مقصودی خاص  
اسی کے لئے وہ مبہوس ہوتے۔

- (۶) بھائیو! علماء صوری و قشری کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔
- (۷) نہ وہ علماء ربانی کئے جاسکتے ہیں۔
- (۸) ان کے دام تزویر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔
- (۹) منزل اصلی طریقت کے سدراہ ہوئے ہیں۔
- (۱۰) یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی اپنی تصانیف میں ان کو تصریح کیا ہے ایسا تھا جیسے اخلاق المذیقات، التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس سلسلہ کی کیا تینیج ہے، اگر عزو غلطی پڑے تو اس پر کوئی شرعی تعریف بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہو گی کہ میرے اقوال کا بطلان اولیاء کے اقوال ہمایت مآل سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بتیںوا بالتفصیل التام توجروالیوم القياد (پوری تفصیل بیان کرو اور روزِ قیامت اجر پاؤ۔ ت)

## اجواب

الحمد لله الذي انزل الشريعة وجعلها  
للوصول اليه هي الذريعة لمن استغى  
اليه طريقاً ونها فقت خائب و  
هوى وفضل وغوى وافضل الصلة  
وأكمل السلام على أكرم السبل و  
وافضل داع الى سبل السلام الذي  
شريعته هي الطريقه بعين الحقيقة  
فيها الوصول الى العلى الاكبر ومن  
حالاتها فسيحصل ولكن الى اين الى  
سرق وعلى الله واصحابه وعلمائه  
واحزابه وارث علمه وحاملى ادب  
امي يارب العلمين یا اللهم لك الحمد  
رب انى اعوذ بك من هنرات الشيطين  
واعوذ بك من يحضر ون -

میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے دوسروں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے (ت)

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت  
نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ  
بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف جانے والے کا  
کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہش نقصان  
گرا ہی اور ضلالت میں بیٹھا رہے تمام رسولوں سے  
اکرم رسول پیغمبر صلوات و اکمل سلام ہو جو سب سے  
بہتر دعوت دیتے والا اسلامیت کی راہ کا یہ وہ  
ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین  
حقیقت ہے اسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے  
دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت  
کرے گا وہ پچھے کا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک  
صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث  
ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمیں یا رب!  
العالیمین، یا اللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے رب!

زید کا قول حق صحیح اور علم و کاظم باطل قبیح و الحاد ضریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دست  
فترے ہیں ہم سب کے متعلق محل بحث کریں کہ ان شمار اللہ اکرم مسلمانوں کو مفید و نافع اور شیطانوں کی  
قالع و قامع ہو و بالله التوفیق۔

(۱) عمرہ کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے مخفف اندھا پن ہے،  
شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الایم و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے  
ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے وہذا با جماعت قطعی جملہ اولیاً کے کرام تمام حقائق کو شریعت  
مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں ورنہ مروود و مخذول، تو یقیناً  
قطعًا شریعت ہی اصل کا رہے، شریعت ہی مناطق و مدار ہے، شریعت ہی محک و معیار ہے،  
شریعت را " کو کہتے ہیں، اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے  
کہ پانچوں وقت ہر نماز بذکر ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات واستقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان  
و واجب فرمایا ہے کہ اہد نا الصراط المستقیم ہم کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ چلا  
اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ عبد القدر بن عباس و امام ابو عالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ  
عنهم فرماتے ہیں:

صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و  
عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نہیں  
اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دست  
کیا اور ابو العالیہ سے بطریق عاصم الاحوال ان سے  
عبد بن حمید و رجیب وابی حاتم و عدی اور عاکر کے  
یہیوں نے اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن  
سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابو العالیہ نے خالص  
پڑھ کرنا۔ (ت)

الصراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم و صاحبہا - روایۃ عن ابن عباس  
الحاکم فی صحیحہ و عن ابن العالیۃ من  
طريق عاصم الاحوال عنه عبد بن حمید  
وانباء جریحہ وابی حاتم و عدی و  
عساکر و فیہ فذ کرنا ذلک للحسن  
فعال صدق ابو العالیۃ و نصحہ

یہی وہ راہ ہے جس کا مذہب االلہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:  
 ان ربی علی صراط مستقیم ہے بیشک اس سیدھی پر میرارب ملت ہے  
 یہی وہ راہ ہے جس کا مخالفت بدین مگر راہ ہے۔ قرآن عظیم نے فرمایا:  
 واتٰ هذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ  
 وَلَا تَبِعُوا السَّبِيلَ فَفَرَقْ بَيْنَكُمْ عَنْ  
 سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ دُشْكُمْ بِهِ لَعْنَكُمْ  
 تَقْوَونَ ۝  
 نہ جاؤ کہ وہ تھیں اس کی تائید فرماتا ہے تاکہ تم پر ہیز گاری کرو۔

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے  
 اور اس کے سوا اور راستوں کے پچھے

(۱) عَرَوَ كَاتِلُوكَ طَرِيقَتَ نَامَ ہے وَصُولُ إِلَى اللَّهِ كَامَ، مُحْضُ جَنُونٍ وَجَهَالتَّ ہے، هُر دُوْرٍ  
 پڑھا ہو جانا ہے کہ طریق طریق طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو لفظنا طریقت بھی راہ ہی کا  
 نام ہے اب اگر وہ شریعت سے بعد ہو تو بشہادت قرآن مجید خدا تک پہنچا تے گی بلکہ شیطان تک،  
 جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سواب را ہوں کو قرآن مجید باطل و مردود  
 فرمآچکا۔ لا جرم ضرور ہو اک طریقت ہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے  
 جدا ہونا محال و نامزا ہے جو اسے شریعت سے جدا جانا ہے اسے راہ خدا سے توڑا کر راہ ابلیس  
 مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعاً راہ خدا ہے تو لفظنا وہ شریعت مطہرہ ہی  
 کا ٹکڑا ہے۔

(۲) طریقت میں جو کچھ منکشf ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا سدقہ ہے ورنہ بے اتباع  
 شروع بڑے بڑے کشف را ہیوں، جو گیوں، سینا یوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے  
 ہیں اسی نار جنم وعدا بِ الْيَمِ تک پہنچاتے ہیں۔

(۳) شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اس مجنون پکے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پا

کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کس گھر سے آتی، شریعت مفہوم ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، مفہوم سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انھیں سیراب کرنے میں اسے مفہوم کی احتیاج نہیں، نہ اس سے فقہ یعنی والوں کو اصل مفہوم کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ مفہوم ہے کہ اس سے بلکہ ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے مفہوم سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پہنچنے، نہانے، کھینچیاں، باغات سیچنے کا کام دے۔ نہیں نہیں مفہوم سے اس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائیکا، بوئند تو بوند نام کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سُوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باعث سُوکھے، کجیت مر جھائے، آدمی پسا سے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک مفہوم سے تعلق چھوٹتے ہی یہ تمام دریا و البح المسوور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلہ ظاہری آنکھوں سے سُوچتے تو جو تعلق توڑتے والے جملے خاک سیاہ ہوئے تھے یہی حل کر باقی نک جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھو کہ عبرت پائے مگر نہیں، وہ تو نار اللہ الموقدۃ الی نعلم علی الافتدا ہے، اللہ کی بھڑکاتی ہوئی آگ کو دلوں پر چڑھتی ہے۔ اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آ رہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پر دے نے لاکھوں کو ہلاک کیا، پھر دریا مفہوم کی مثال سے ایک اور فرق خظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزار کر فتح یعنی والوں کو اس وقت مفہوم کی حاجت نہیں بلکہ حاشا یہاں مفہوم سے تعلق نہ بھی توڑیئے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن مفہوم سے اس کی جانش ڈالتاں کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شریں دریا جو اس برکت والے مفہوم سے نکل کر اس دار الالتباس کی وادیوں میں لہری لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی مہتا ہے ہذا عذب فرات دھذا ملح اجاج ایک خوب میٹھا شیری ہے اور ایک سخت نمک کھاری۔ وہ دریاۓ شور کیا ہے شیطان ملعون کے وسو سے دھوکے۔ تو دریاۓ شیری سے فتح یعنی والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نی

لہر پر اس کی رنگت مرے بُو کو اصل مبین کے دون طعم ریکے سے ملا تے رہیں کریے لہر اسی مبین سے آئی ہے  
 یا شیطانی پیشہ کی بد بُو کھاری دھار دھو کادے رہی ہے، سخت وقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک  
 مبین کی کمال طافت سے اس کامزہ جلد زبان سے اتر جاتا ہے رنگت بُو چھیڈا نہیں رہتی اور ساتھ ہی  
 ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی مبین سے جُدا ہو اور اسے گلاب اور پیشہ  
 میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بد بُونگ موت غٹ چڑھاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طائفت  
 کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہذا اشریعت مبین دریا کی مثال سے بھی نہایت متعالی  
 ہے و اللہ المثل الاعلى، شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے  
 سوا کوئی روشنی نہیں، اس کی روشنی بُرھتے بُرھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی  
 درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نورِ حق تجلی فرماتا ہے یہ  
 مفترع علم میں معرفت اور مفترع حقیقت میں حقیقت ہے تو حقیقت ہے ایک شریعت ہے کہ با اختلاف مراتب اُسکے مختلف  
 نام رکھتے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اس  
 سے کہتا ہے اُطْفَ الْمَصَابَهْ فَقَدْ أَشْرَقَ الْأَصْبَاحَ چراغِ حُمْذَةٍ اُکر کہ اب تو صبح خوب روشن  
 ہو گئی۔ اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ  
 نہ بُجھاے گا آفتاب روشن ہے، احمد اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے ۱۷

ابلیس کو روشن شیخ کافوری نہ مدد

(بیوقوف روشن دن کافوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لا حول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ او عدو اللہ!  
 یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو نو ہے اسے بُجھایا تو نور کہاں سے  
 آئے گا، اس وقت وہ دنگا باز خاتب و خاسر بھرتا ہے اور بندہ نور علی نوری مهدی اللہ لنور<sup>۱۸</sup>  
 من یشاء (نور پر فور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حادیت میں  
 نورِ حقیقی تک پہنچا ہے اور اگر دم میں آگیں اور سمجھی کہ ہاں دن تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت  
 رہی، ادھر فانوس بُجھا اور معاً انہیں اگھپ کہ بُجھ کو بُجھ سمجھانی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے  
 فرمایا :

ایک پر ایک اندھیرا یاں ہیں، اپنا یا تھنکا لے  
تو نہ سوچ جئے، اور جسے خدا نور نہ دے اس  
کے لئے نور کہاں۔

ظللت بعضها فوق بعض اذا اخرج يده  
لم يكدر يزءها ومن لم يجعل الله له  
نوراً فماله من نورٍ

یہ ہیں وہ کہ طالیقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنى سمجھے اور ایس کے  
فریب میں آکر اس الہی فانوس کو بھا عیشے، کاشی یعنی ہوتا کہ اس کے بھجنے سے جو عالمگیر اندھیرا  
اُن کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دھڑے چوپٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید تو بہ کرتے  
فانوس کامائک نہ امت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انہیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے رشمیں  
ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی بیتی جلا کر ان کے یا تھمیں  
دے دی، یہ اسے نور سمجھ رہتے ہیں اور وہ حقیقتہ نار ہے، یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس  
کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لئے جا رہا ہے وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور  
خبر نہیں کہ وہ حقیقتہ نور ہے اور وہ دھوکے کی ٹھی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ ح

یا کہ باختہ عشق در شب و بحمد

(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی -ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سافس ایک ایک پل ایک ایک ملحہ پر مرتب  
دم تک ہے اور طالیقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادی کی  
زیادہ حاجت، ولہذا حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمَتَبْعِدُ بِغَيْرِ فَقْهٍ كَالْحَمَارِ فِي الطَّاحُونِ،  
رَوَاهُ أَبُونَعِيمَ فِي الْحَلِيلَةِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ  
الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔  
بغرقہ کے عبادات میں رُٹنے والا ایسا ہے  
جس ساکھی کی کھینچنے والا لگدھا کہ مشقت جھیلے اور  
اقفع کچھ نہیں (اے ابو نعیم نے حلیہ میں وائلہ  
بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

قسم ظہری اشناز جہل دو شخصوں نے میری پیٹھ تواری (یعنی وہ

## متذکر و عالم متهذک لیلہ

بلائے بے در مال ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علامہ  
بیبا کانز گنا ہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز ارشاد عمارت ہے اس کا اعتماد بنیاد اور عمل چنائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اُس بنیاد پر ہوا میں چنے گئے، اور جب تغیر اور بروز کر آسافوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار جتنی اوپنجی ہو گئی نیو کی زیادہ محتاج ہو گی، اور نہ صرف نیو کی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار نیچے سے خالی کر دی جائے اور پر سے بھی گر پڑے گی۔ الحق وہ جس پر شیطان نے فطر بندی کر کے اس کی چنائی آسمانوں تک دکھانی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دارے سے اونچے گزر گئے ہیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جو کری اور تختہ دھو جو قرآن مجید نے فرمایا کہ فانہار بہ فی نار جہنم اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھنے پڑی، والیعا ذ باللہ دب العالمین، اسی لئے اولیاً کرام فرماتے ہیں: صوفی جاہل شیطان کا سخرہ ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَقِيهٌ وَاحْدَادٌ شَدٌ عَلٰى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفَتَنِ  
عَابِدٌ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ  
رَبِّا وَرَبِّا بَهَارِيٍّ وَابْنُ مَاجَهٍ  
فَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.  
کیا۔ ت۔

بے علم مجاهد والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا۔ ہے منہ میں لگام، ناک میں نکلیل ڈال کر جدھر چاہتے کھینچے بھرتا ہے وہم یا حسبوں انہم یا حسنون صنعت اور پہنچے ہیں کہ تم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۵) عمر و کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حکم کر دینا کہ یہی مقصد ہے ابیار صرف اس کے لئے میتوڑ ہوئے ہیں، صراحت شریعتِ مطہرہ کو معاذ اللہ متعطل و مہمل ولغو باطل کر دینا ہے اور یہ صریح

کفر و ارتداد و زندقة والحاد مجب لعنت و ابعاد ہے، یاں بہ کہتا تو حق تھا کہ اصل مقصود وصول الی اللہ ہے، مگر جب اس پر جو اپنی جماعت شدید سے بخانے یا جانے اور عناد نسبت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کارا سستہ ہی شریعت مجھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے دلیس۔ ہم ادپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک را ہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زمینی کسی راہ مختلف کا نام سمجھا ہے تراحتا وہ خدا تک پہنچاے بلکہ وہ مسدود اور اس کا چلنے والا مرد وہ، اور انبیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ پر اس کی تہمت ملعون و مطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلا یا بے حاشا و کلاؤ۔

(۶) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھرا سی کی طرف بلا یا اور یہی راستہ ہماۓ لے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا حامی اس کا عالم یعنی ان کا وارث نہ ہو گا۔ ہم فوجھے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مسخر حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کے گا کہ حضور ہی سے ہے پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہو تو اور کس کا ہو گا۔ علم ان کا ترک اُن کا بھرا اس کا پانے والا ان کا وارث نہ ہو اس کے کیا منے۔ اگر کسے کہ یہ علم تو ضرور ان کا ہے سخرد و سراسری علم باطن اس نے نہ پایا لہذا وارث نہ مٹھرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے، یوں تو عالم میں کوئی صدقی ان کا وارث نہ مٹھرے گا، اور ارشاد اقدس ان العلماء و رشہ الانبیاء معاذ اللہ علط بن کرم حمال دراثت انبیاء کا سلب کرنا جزو محض ہو گا، کیا ترکہ مورث سے مٹھرا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا جسے ملا ان کے علم میں سے مٹھرا ہی مل دما اوتیم من العلم اکافیلہ، اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کر لیں تو انھا فاحدیت ان مسخر کان شیطان پر الٹی پڑے گی یعنی علماء نظر ہری وارثان انبیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیْهِ وَسَلَّمَ الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اس سے محروم، انبیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیْهِ وَسَلَّمَ الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، ان کے علوم ثبوت ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں۔ جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں۔ اور علوم ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ

خاص خاص لوگوں کی خبر نہ تھیں ہوتے ہیں تو علمائے باطن، علوم ولایت کے وارث ہوتے ہیں دارشان اور یا مکھڑے نہ کر دارشان اینیا، دارشان انیا مریمی علمائے ظاہر ہے جنہوں نے علوم بحوث پائے، مگر یہ اس جاہل کی اشد جمالت ہے، حاشائش شریعت و طریقت دو را یہ ہیں نہ اولیاً کبھی غیر علماً ہو سکتے ہیں۔ علامہ مناوی شرح جامع سعیر پھر عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم الباطن لا يعرفه إلا من عرف علم  
الظاهر

علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر  
جانا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

وَمَا أَتَخْذَ اللَّهُ وَلِيَا جَاهِلَيْهِ

اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔  
یعنی بیانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کی کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کر اس کا  
ثرہ و نتیجہ ہے کیونکہ پاسکتا ہے، حق سمجھا، و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:

علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماں، علم احکام۔

ان میں ہر سہلاً و سرے سے مشکل تر ہے، جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہو کا سب سے  
مشکل علم ذات کیونکہ پاسکے گا، اور قرآن شریعت اُنھیں مطلقاً وارث بتارہا ہے، حتیٰ کہ ان کے  
بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ مگر اسی اور مگر اسی کی طرف بلانے والا  
وارث نبی نہیں ناسب الہیں ہے والیعاۃ باللہ تعالیٰ۔ ہاں رب عزوجل نے تمام علماء شریعت  
کو کہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے عمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھئے، مولیٰ عزوجل  
فرماتا ہے:

ثُمَّ اورَ شَرَأْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ  
عَبْدِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمُ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ  
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاذْنِ اللَّهِ  
ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چੜنے ہوئے بندوں  
کو قوانین میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے  
اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا بھلاکیوں  
میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے۔

ویکو بے عمل کر گناہوں سے اپنی بان پر ظلم کر رہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نما وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا، احادیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا :

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا  
اور جو متوسط حال کا ہوا وہ بھی نجات والا ہے  
اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے  
(والحمد لله رب محمد رَوْفُ الرِّحْمَنِ عَلَيْهِ وَعَلَى آرَفِضْلِ  
الصَّلَاةُ وَالشَّلِيمُ - اے عَقِيلٰ، ابْنَ لَالَّ،  
ابْنَ مَرْدُوْيَهُ اور بِهِقَى نَفْعُ بَعْثَتِ مِنْ اُورْلَغْوَى  
نَفْعُ مَعَالِمِ مِنْ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ غَرَسَ، اور بِهِقَى اوْہ  
ابْنَ مَرْدُوْيَهُ نَفْعُ بَعْرَسَ اور ابْنَ تَجَارَنَ نَفْعُ  
اَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سَرْوَاتِ كِيَاتِ)

عالیٰ مشریع اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو جائے ہے کہ آپ نبھنہ اور تمھیں روشنی دے ورنہ شمع  
ہے کہ خود جعلے مکھ تحسین ففع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
اُس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلم دیتا اور  
اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فتیک کی  
طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور  
خود جلتا ہے، اس کو بزار نے حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے  
حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی اور حضرت  
ابو بُرْزَہ اَسْلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسنہ حسن روایت کیا۔ (ت)

سابقاً سابق و مقصداً ناج و ظالمنا  
مغفورله۔ والحمد لله رب محمد  
الرَّحِيمِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَلِهٖ أَفْضَلِ  
الصلوة والتسليم - رواه العقيل و  
ابن لال و ابن مردویہ والبیهقی فی البعث  
والبغوی فی المعالم عن امیر المؤمنین  
عمر، والبیهقی و ابن مردویہ عن ابن عمر  
وابن النجاشی عن انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم۔

مثل الذی یعلم الناس الخیر و ینسی  
نفسه مثل الفتیلة تضیی للناس و تحرق  
نفسها، رواه البزار عن ابی هریرة  
والطبرانی عن جندب بن عبد اللہ الاذدي  
وعن ابی بشرة الاسلامی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم بسنہ حسن۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا قرأتُ الرِّجْلَ الْقُرْآنَ مُجَيِّدًا رَّجَلًا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَاحْتَشَى مِنْ احْتَادٍ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَكَانَتْ هَذَا كَغْرِيرَةً  
کان خلیفۃ من خلفاء الانبیاء - سدادا  
الامام الرافعی فی تاریخه مخدعہ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ .  
اماامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ .

جب آدمی قرآن مجید راجلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے  
اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو  
تو وہ انبیا علیم الصلوٰۃ والسلام کے نابوون  
سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی  
تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کیا۔ ت)

ویکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں قرآن و  
حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو۔ خلیفہ وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی  
وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(ک) جب قرآن مجید نے سب وارثان کتاب کو اپنے ہونے کے لئے فرمایا ، تو وہ قطعاً  
اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے ، اللہ عز وجل فرماتا ہے :  
وَكُنْ كُوْنًا سَبَّانِيْنَ بِمَا كُنْتَ تَعْلَمُونَ  
الکتب و بما كنتم تدرسونَ  
او فرماتا ہے ،

بیشک ہم نے اماری قربت اس میں پدراست و  
نور ہے اس سے ہمارے فیما بردار نبی اور  
ربانی اور داشمنہ لوگ یہودیوں ریحکم کرتے تھے  
یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے  
اور وہ اس سے خبردار تھے۔

إِنَّا أَنزَلْنَا التُّورَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ  
بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِينَ اسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا  
وَالرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْأَجْنَارِ بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ  
كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شَهِيدًا إِنَّ

ان آیات میں اللہ عزوجل نے ربانی ہونے کی وجہ اور ربائیوں کی صفات اس قدر بیان فرمائی کہ کتاب پڑھنا ٹھانہ اس کے احکام سے خبردار ہونا اس کی نگہداشت رکھنا اس کے ساتھ حکم کرنا، ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربائی ہیں۔ عبد الدین بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ربانی کے معنی ہیں فقیہ مدرس (اسے ابن ابی حاتم سیاستیں فقهاء معلمین۔ رد اذابت نے سعید بن جبیر سے روایت کیا۔ ت) ابی حاتم عن سعید بن جبیر۔

نزروہ اور ان کے تلمذہ امام مجاهد و امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: سیاستیں علماء فقهاء - مرواه عن رباني عالم فقيه كوكته ہیں (اے ابن عباس ابن عباس ابن جویرۃ و ابن ابی حاتم و عن مجاهد ابی جریر و عن ابی جبیر الدارمی فی سننه۔

(۸) جبلہ اللہ عزوجل علمائے شریعت کو انسانخنا ہوا سندہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں اپنا وارث اپنا خلیفہ ابیا۔ کاجائشیں بساے ہیں تو انھیں شیطان نہ کے گا مگر ابلیس یا اس کی ذرتیت کا کوئی منافق خبیث، یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تمین شخصوں کے حق کو بہکانہ جانے گا مگر منافق،  
ثلثہ لا يستخف بحقهم الامنافق  
منافق بھی کون سا کھلا منافق۔ ایک بوڑھا  
بعین النفاق ذوالشیبه فی الاسلام  
مسلمان ہے اسلام ہی میں بڑھا پا آ کیا، دوسرا  
و ذوالعلم و امام مقتسط۔ رواہ ابوالشیخ  
مسلمان ہے اسلام ہی میں بڑھا پا آ کیا، دوسرا  
فی التوبیخ عن جابر و الطبرانی فی الکبیر  
علم دین، عیسرا با و شاہ مسلمان عادل۔ (اس کو  
له تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم ستحت ۲۹، مکتبہ تزار مصطفیٰ الباز ریاض ۶۹۱/۲  
۲۹۲/۲

جامع البیان (تفسیر ابن جبیر) بحوالہ مجاهد و ابن عباس المطبعة المیمنہ مصر الجزا اثنان ص ۲۱۲  
سنن الدارمی باب فضل العلم والعالم حدیث ۳۲، نشر اتنہ مدان ۸۱/۱  
للمجمع الجبیر عن ابی امامہ حدیث ۸۱۸، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۳۸/۸  
کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ فی التوبیخ حدیث ۱۱۳۸، مؤسستہ الرسالۃ بیروت ۳۲/۱۶

عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بستد  
ابو اشیع نے توبیح میں جابر سے اور طبرانی نے  
حسنه الترمذی فی غیر هذ الحدیث۔ کبیر میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لَا يُبَغِّي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَلَدُ الْجَنَّةِ وَالْأَمْنُ  
وَكُوْنُ پُرْزِيادَتِي نَذْكُرَ لَهُ كَمْرُ وَلَدُ الزَّنَّا يَا وَهُ  
فِيهِ عَرْقٌ مِنْهُ - دَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي  
الْكَبِيرِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِي رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ  
سے روایت کیا۔ ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے بلکہ  
حدیث میں لفظ ناس فرمایا، اور اس کے پچھے محدث اعظم علماء ہی ہیں۔ امام ججۃ الاسلام محمد عزالی  
قدس سرہ العالیٰ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں : مسٹل ابن المبارک من الناس فقال العلماء  
یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کر  
حدیث و فقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی  
کون ہیں، فرمایا : علماء۔ امام غزوی فرماتے ہیں : جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ کی  
اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کافر ہے، انسان اس سبب سے انسان ہے نہ جم کے  
باعث کہ اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اوپر اس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جمہ  
کے سبب کہ ہاتھی کا جمہ اس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے  
نہ خواراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑو ماجس سب میں  
ذیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا اور اسی سے

عَنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا خَلَقَتِ الْجِنُونَ وَالْأَنْسُ  
اللَّهُ تَعَالَى نَفَرَ مِنْهُمْ بِمَا كَيْدُوا لِجَنُونَ انسانَ كُوْنُ  
(باقی بیت فخر آینہ)

لہ مجھی الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الخلافۃ باب فی عمال السُّوَالِ وَالْجَوابِ برید ۲۳۳/۵ و ۲۳۴/۶  
کنز العمال بحوالہ طب حدیث ۹۳-۱۳۰ موسسه الرسالۃ بروت ۵/۳۲۳  
لہ احیاء العلوم کتاب العلم باب الاول مطبعة المشهد الحسينی قاہرہ ۱/۶

اس کا شرف ہے اس تی۔

(۹) بیانات بالاست واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سد راہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگاہیں راہ ہیں۔ ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے خود سد راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عز وجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا، اور پرگزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اسے چکی کھینچنے والا لگدھا فرمایا، تو اگر علماء نے تمھیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمر و کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ توہین شریعت و سب و شتم علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربائی کی طرف تسبیت کرنا اس کا تھنہ کذبِ مہین و افتراءً لعین ہے، اس کی خواہش کے مطابق ہم صرف حضرات اولیاءِ کرام قدست اسرار ہم کے ارشادات عالیہ ممحض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعتِ مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے۔ غرضِ حسینات ہم نے کئے ان سب کا ثبوت دافی اور عمر و کے دعاوی و خرافاتِ ملعونة کا رد کا تی، و بالله التوفیق۔

**قول ا:** حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد غوث عالم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
لاتری لغير من يك و جو اعم لزوم الحدود      غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اس کے ساتھ ہو تو اس  
و حفظ الا وامر و المواری فان الخيرم      کی باندھی ہوتی حدود سے کبھی جدا نہ ہو، اور اس کے

(باقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الآلیعبدون یہ مکر عبادت کے لئے۔ (ت)

سیدنا امام ابوالقاسم ترثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: الآلی عبدون یعنی ہم نے نہیں پیدا کیا ہیں و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۲۔

ہر امر و نبی کی حفاظت کرے۔ اگر حدود شریعت سے کسی حد میں ضلل آیا تو جان لے کر توقیت میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان یہ رے ساتھ کھیل رہا ہے تو قورآن حکم شریعت کی طرف پیٹ آ دراس سے پیٹ جا اور اپنی خواہشِ نفسانی چھوڑ اس لئے کہ جبر حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

سعادتِ مند کے لئے حضور پُر نور رسید لاڈیار غوث العرفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرمادیا ہے، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

**قول ۲:** حضور پُر نور غوث الشفیعین غیاث الکوئین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

اذا وجدت في قلبك بغض شخص او حبه  
فاغرِ افعاله على الکتب والسنۃ فان كانت  
محبوبة فيه ما فاحبه وان كانت مکروهة  
فاکرھه لثلا تجھہ بھوالك وبغضه بهوا

الله ۱۷

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر میش کر، اگر ان میں سندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھو اور الہ ما پسہ ہوں تو کراہت، تناک اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے زدہ من۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : خواہش کی پریدی نہ کر کہ تجھے بخادیگی خدا کی راہ سے۔

**قول ۳:** حضور پُر نور غوث الاغاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

الولایة ظل النبوة والنبوة ظل الانہیۃ  
وکرامۃ الولی استقامة فعل على قانون  
قول النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسالم۔

ولایت پر تنبیوت ہے اور نبوت پر تواہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل تبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر بھیک اُترے۔

فیک شئی من المحدود فاعلم انك مفتون قد لعب بك الشیطان فاسرجه الى حكم الشیع والزمه ودع عنك الہمی لات کل حقيقة لاتشهد لها الشريعة فھی باطلة۔<sup>۱</sup> (الطبقات الکبیری)

۱۔ الطبقات الکبیری للشعرانی ترجمہ ۲۳۸ سید عبد القادر الجیلی مصطفیٰ ابابی مصر / ۱۳/۱۳

۲۔ " " " " " " " " " " " " " " " " ۱۳/۱۳

۳۔ بحجه الاسرار ذكر فضول من كل امر مصعب بشی الم

**قول ۴:** حضور سیدنا محبی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ،

شرع وہ ہے جس کے صولت قهر کی توار اپنے ممالک  
و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوطی ریاست  
اس کی حمایت کی دُوری پکڑے ہوئے ہیں ،  
دُو جہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے  
اور اس کی دُوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں ۔

الشرع حکمِ حق سيف سطوة قهرة من  
خالقه و ناؤه و اعتصمت بحبل حمایته  
وثیقات عزی الالہام و عليه مدار اصر  
الدارین وبابا به اینطت مذازل الكوین لب

**قول ۵:** حضور پُر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبد القادر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
درختِ دین اسلام کا کچل ہے شریعت دُو آدمیہ  
ہے جس کی پکڑ سے تمام جہاں کی انذیریاں  
جلگھا اٹھیں شرع کی پروی دونوں جہاں کی  
سعادتِ حقیقی ہے خبردار اس کے دائرے سے  
باہر نہ جانا ، خبردار اہل شریعت کی جماعت جدائے ہونا  
الشرعۃ المطہرۃ المحمدیۃ نشرۃ شجرۃ الملہ  
الاسلامیۃ ظمہ اضاءۃ بنورہا ظلمۃ  
الکوین ایماع شریعہ یعطی سعادۃ الدارین  
احذر ان تخرج من داڑتہ ایا کات  
تفارق اجماع اہلہ

**قول ۶:** حضور پُر نور سیدنا الاولیار قطب الکوین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

اقرب الطريق الى الله تعالیٰ المزوم قانون  
الله عزوجل کی طرف سے سب سے زیاد فریب  
راستہ قانون بندگی کو لازم پکرانا اور شریعت  
کی گڑھ کو تحامے رہنا ہے ۔  
ال العبودیۃ والاستمساک بعروۃ الشریعۃ

**قول ۷:** حضور پُر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں :

فقہ حاصل کرو اس کے بعد خلوت فیشن ہو جو بغیر علم  
کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا  
تفقہ شم اعتزل من عبد الله بغیر علم  
کان ما یفسد کا اکثر ممایصلحہ خذ

معک مصباح شرع سابک یہ

اس سے زیادہ بگارے کا اپنے ساتھ شریعت نہیں  
کی شمعت ہے۔

**قول ۸:** حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت سری سقطی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجویز دعا دی:

اللہ تعالیٰ تمھیں حدیث دان کر کے صوفی بنائے  
اور حدیث دان ہونے سے پہنچنے تمھیں صوفی  
نہ کرے۔

**قول ۹:** امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اس دعائے حضرت سیدی سری سقطی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فرماتے ہیں:

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ  
فرمایا کہ جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کر کے  
تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا، اور جس نے  
علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بنایا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں دالا۔ (والعاذ بالله تعالیٰ)  
**قول ۱۰:** حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی، کچھ لوگ زعم کرتے  
ہیں کہ:

یعنی احکام شریعت تو وصول کا وسیلہ نہ تھا اور  
ہم وصول ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت  
ان التکالیف كانت وسیلة الى الوصول و  
قد وصلنا -  
فرمایا:

صدقوا في الوصول ولكن الى سقرها لذى ليس  
ويزني خير من يعتقد ذلك ولو انى  
بعيت الف عامر ما نقصت من

او رادی شیئا الا بعد شرع یے

تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مساجد مقرر کر لئے ہیں  
بے عذر شرعاً اُن میں سے کچھ کم نہ کروں۔

**قول ۱۱:** حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالم مبارکہ میں حضرت سیدی ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

من له يحفظ القرآن ولهم يكتب الحديث  
جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی لعینی جو  
علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارہ طریقت اس  
کی امداد ائمہ کریم اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا  
یہ علم طریقت با سکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔

نیز فرمایا:

الطريق كلها مسدودة على الخلق الاعلون  
اقتفى اثرالرسول عليه الصلوة والسلام  
ن خلاف پیر کے راه گزید [azratnetwork.org](http://azratnetwork.org)

(جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے تھا)

**قول ۱۲:** حضرت سیدنا ابو زید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ  
سے فرمایا: چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشهور کیا ہے وہ شخص مرجع ناس  
مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریعت لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوڑا کا، حضرت ابو زید  
بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک تھی اور فرمایا:

هذا رجل غير مأمون على ادب من  
ی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب  
ادب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے ایک ادب پر قوامیں ہے نہیں کہ جس چیز  
و سلام فیکفیک یکون مأمونا على ما یحده علیہ  
کا دعا رکتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔

۱۵۱ / ۱	المبحث السادس والعشرون	مصنفات اببابی مصر	له المراقبة والجواهر
۲۰	ذکر ابی القاسم الجنید بن محمد	"	له الرسالة الفضیرة
"	"	"	"
۱۵	ذکر ابو زید البسطامی	"	"

اور وسری روایت میں ہے، فرمایا:

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے  
تمہیں اسرارِ الہیہ پر کیونکر امین  
الحق بنت  
ہو گا۔

هذا رجل غير مأمون على ادب من أدب  
الشريعة فكيلت يكون أمينا على اسرار  
الحق بنت

**قول ۱۳: نَزَّلَ حَرْضَتُ بِسْطَامِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرِمَاتَهُ ہیں:**

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہو پر  
چار زانوبیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھان  
جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب و مکروہ  
حرام و محفوظ حدود و آداب شریعت میں  
اس کا حال کیا ہے۔

لو نظر تم الى رجل اعطي من الکر امات حق  
يرتفق (وفي نسخة يتربع) في الهواء فلا  
تعتردا به حتى تنظر و اكيف تجدد و ته عند  
الامر والنهي وحفظ الحدود و آداب  
الشريعة۔<sup>۲</sup>

**قول ۱۴: حَرْضَتُ الْوَسِيْدِ خَرَازِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَه حَرْضَتُ ذَوَ النُّونِ مَصْرِيَ سَقْلِيِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اصحاب اور سید الطالعہ جعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:**  
حکل باطن يخالفه ظاهر قربه باطل۔ جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ  
باطن نہیں باطل ہے۔

علام عارف يا اللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:  
لانہ وسوسہ شیطانیہ و ذخرفة نفسانیہ اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو  
جیث خالف الظاهر

**قول ۱۵: حَرْضَتُ سَيِّدِ نَاحِرَةِ مَحَايِّيِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت  
سری سقلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:**

من صاحب باطنہ بالمرأۃ والاخلاص جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح

لِهِ الرَّسُولُ الْقَشِيرِيُّ بَابُ الْوَلَايَةِ مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۴

۲۰ " " ذکر ابویزید البسطامی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۵

۲۱ " " ذکر ابوسعید خراز مکتبہ فورید رضوی فیصل آباد ص ۲۳

۲۲ الحدیقة الندیۃ الابالویل الفصل الثانی ۱۸۶/۱

شیئ اللہ ظاہرہ بالمجاہدۃ واتباع  
السنۃ۔<sup>لہ</sup>  
کرنے کا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے  
ظاہر کو مجاہدہ و پیردی سنت سے آراستہ  
فرمادے۔

ظاہر ہے کہ انتقام کو انتقام ملزوم لازم توثیق ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے  
آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عز وجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

**قول ۱۶:** حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اجلہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت  
سید الطالقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں وقتِ انتقال اپنے صاحبزادہ ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ  
سے فرمایا :

خلاف السنۃ یا بنی فی النظاہر علامہ اے میرے بیٹے ! ظاہر میں سنت کا خلاف  
ریاء فی الباطن یہ اس کی علامت ہے کہ باطن میں ریا کاری ہے۔

**قول ۱۷:** نیز حضرت سعید بن سمعیل حیری مددوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :  
الصحبة مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ رسول افہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
علیہ وسلم باتبع السنۃ ولزوم ظاہر زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پروپری کرے  
او علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

**قول ۱۸:** حضرت سید ابو الحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطالقہ  
ریحانۃ الشام یعنی ملک سام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں :  
من عمل عملاً بلا اتباع سنۃ رسول اللہ جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباع سنت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباطل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے  
عملہ یہ وہ عمل باطل ہے۔

**قول ۱۹:** حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عرفاء معاصرین

- |                     |                                    |                   |      |
|---------------------|------------------------------------|-------------------|------|
| لہ الرسالۃ القشیریۃ | ذکر حارث محااسبی                   | مصطفیٰ البابی مصر | ص ۱۳ |
| ۱۰ " "              | ذکر ابو عثمان سعید بن سمعیل الحیری | " "               | ص ۲۱ |
| ۱۱ " "              | " "                                | " "               | ص ۲۱ |
| ۱۲ " "              | ذکر ابو الحسین احمد بن الحواری     | " "               | ص ۱۸ |

حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں :

من لم يز افعاله واحواله في كل وقت جو هر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث بالکتاب والسنۃ ولم يتهم خواطره فلا تعدد کی میزان میں نہ تو لے اور اپنے واردات قلب پر اعتماد کر لے اُسے مردوں کے دفتر میں نہ گئی۔ فی دیوان الرجال یعنی

۶۴ راوی کم زدن لافت مردی مزن

**قول ۲۰:** حضرت سیدنا ابوالحسنین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں :

من رأيته يدعى معن اللہ حالة تخرجه  
عن حد العلم الشرعی فلا تقرب منہ یعنی  
منه یعنی  
تو جسے دیکھ کر اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال  
کا ادعا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے  
باہر کرے اس کے پاس نہ پہنچنے۔

**قول ۲۱:** حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الادمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں :

من النہ منفہ آداب الشریعة نور اللہ  
تعالیٰ قلبہ بنور المعرفة ولا مقام  
اشرت من مقام متابعة الحبيب صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فادا مرکا و  
افعاله و اخلاقه یعنی  
معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پری  
کی جائے۔

**قول ۲۲:** حضرت سیدنا مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسہ حشیۃ بہشتیہ

لہ الرسالۃ التشریۃ ذکر ابو حفص عمر المداد مصیطۃ البالی مصر ص ۱۸

۲۱ " " ذکر ابوالحسنین احمد نوری ص

۲۵ " " ذکر ابوالعباس احمد بن محمد الادمی ص

فرماتے ہیں :

**ادب المرید حفظ آداب الشرع على نفسه۔** مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محفوظ رکھے۔

**قول ۲۳ : حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :**

تصوف تین وصفوں کا نام ہے، ایک یہ کہ اس کا نور معرفت اس کے نور و روع کو نہ بچھائے، دوسرا یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر ہر سنت کے خلاف ہو، تیرے یہ کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پرده دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔

**قول ۲۴ : حضرت سید الطائف جنید بن عاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابو سلیمان**

بارہا میرے دل میں تصوف کا کوئی نکتہ مدون آتا ہے جب تک قرآن و حدیث و دوگواہ عادل اس کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔

بارہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس حلیں دون کھٹکتا رہتا ہے جب تک کتاب و سنت کے دوگواہ اس کے ساتھ نہ ہوں میں اپنے دل میں داخل ہونے کا اسے اذن نہیں دیتا۔

**التصوف اسم لثلاث معانٰ هو الذى لا يطبقُ نور معرفته نور و روعه ولا يتكلم بباطن في علم ينقضيه ظاهر الكتاب او السنة ولا تحمله الكرامات على هتك استار محارم اللہ تعالیٰ**

**قول ۲۴ : حضرت سید الطائف جنید بن عاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :**

سب ما یقع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاماً فلما اقبل منه الا بشاهدیت عدلين الكتاب والسنة

دوسری روایت میں ہے فرمایا:

مِنْمَا يَنْكِثُ الْحَقْيَقَةُ فِي قَلْبِي أَرْبَاعِينَ يَوْمًا فَلَا أَذْنَ لِهَا إِنْ تَدْخُلَ فِي قَلْبِي إِلَّا شَاهِدَيْنِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ

۱- الرسالة القشيرية ذکر مشاد الدینوری مصطفیٰ الباجی مصر ص ۲۶

۲- " " ذکر ابوالحسن عن سری بن المفلح سقطی " " " " ص ۱۱

۳- " " ذکر ابو سلیمان عبد الرحمن بن عطیہ الدارانی " " " " ص ۱۵

که لغفات الانس " " " " انتشارات ترکی بغزوه شی محمدی تهران ایران ص ۷

**قول ۲۵:** حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابو علی رودباری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجلاء خلفاء حضرت سید الطائف چنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باشد سیدنا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سننا ہے اور کہتا ہے یہ پیرے لئے حلال ہیں اس لئے کہیں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم قد وصل ولكن الى سقدار ۱۷      باں پہنچا تو ضرور ہے مکر جہنم تاک۔ والیاد  
باشد تعالیٰ۔

**قول ۲۶:** حضرت سیدی ابو عبد اللہ محمد بن ٹھفیت ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف لتصفیۃ القلوب وذکرا وصفات الالٰ ۱۸      تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے ان قال وابیاع النبی صلی اللہ تعالیٰ اور شریعت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
علیہ وسلم فی الشریعۃ ۱۹

**قول ۲۷:** امام اجل عارف باشد ابو بکرؓ محمد بریشم بخاری علام بخاری قدس سره نے کتاب المعرف  
لذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا (ولا المعرف لما عرف من التصوف) (کتاب  
معرف نہ ہونی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) ۲۰ تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائف چنید  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے۔ ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:  
وابیاع الرہول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فی الشریعۃ ۲۱

**قول ۲۸:** حضرت سیدی ابو القاسم نصر ابادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سیدنا ابو بکر بشی و حضرت  
سیدنا ابو علی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلاء اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

التصوف ملائم ملة الكتاب ۲۲      تصوف کی جڑی ہے کہ کتاب و سنت کو لازم

**قول ۲۹:** حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطالقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

میں کوئی چیز معرفتِ الہی و علم احکامِ الہی سے بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم کے پاک نہیں ہوتے۔ بے علم کے سب عمل بر باد ہیں، علم ہی سے اللہ کی معرفت و معرفتِ اطاعت ہوتی، علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

لا اعراف شیئاً افضل من العلم بالله و بالاحکامہ فان الاعمال لا ترکوا الا بالعلم ومن لا علم عنده فليس له عمل وبالعلم عرف الله واطیع ولا يکرہ العلم الا منقوص.

**قول ۳۰:** حضرت سید وادیکیر بن ماحلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالم جلیل حضرت سید محمد وفات ذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پروردہ مرشد ہیں فرماتے ہیں :

قلوب علماء النظاہر و سائطہین عالمر علماء ظاہر کے دل عالم صفا و منظر تکدر کے اندر واسطہ ہیں ان عالم خلائق پر رحمت کے لئے کم عما فی الصفاء و مظاہر الاکدار رحمة بالعامة الذين لم يصلوا الى ادراك المعانی غب و علوم حقیقت تک جن کی رسائل الغيبة والا دراکات الحقيقة۔

یہ صراحةً درشت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بیجھے جاتے ہیں کہ خان و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلائق پر رحمت کے لئے کہ بارگاہ غیب و حقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

**قول ۳۱:** حضرت سید نایخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ علیہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں :

قوم من المفتونين بسوالبسة الصوفية يعني کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ من الصوفیة بشی بل هم فغدو

کو ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو سمجھ جانا ہے اور رسم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خالص الحاد و زندق اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رو فرمائے وہ حقیقت نہیں ہے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔

**قول ۳۲:** نیز حضرت شیخ آشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الهدی و عقیدہ ارباب الشیعہ میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں :

www.alhazratnetwork.org

ومن ظهرله وعلى يده من المختقات  
وهو على غير الالتزام بالحكم الشرعية  
نعتقد انه نزنديق وان الذي ظهر له  
مكر واستدرج عليه

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص نہیں ہے اور وہ خوارق کو اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکرو استدرج یہ۔

**قول ۳۳:** حضرت سیدنا امام ججۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سره العالی فرماتے ہیں :

فرقة ادعت المعرفة والوصول ولا يعرف (احدهم) هذه الامور الا بالاسامي وينظر انت ذلك اعلى من علم الاولين والآخرين فينظر الى الفقهاء والمفسرين والحديثين بعين الازل ويستقر بذلك جميع العباد والعلماء ويدعى

محضراً ایک گروہ معرفت ووصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت ووصول کا نام ہی نام جانا ہے، اور گمان کرتا کہ یہ سب اگلے پہلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں منسروں محدثوں سب کو تھارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حیر جانا ہے پتنے

غلط یعنی عموم ان ضمائرهم خلصت الى الله تعالى ويقولون هذا هو الفضل بالمراد والارتسام بهم اسم الشریعة سرتیہ العوام وهذا هو عین الامداد والزندقة والابعاد فكل حقيقة ردتها الشریعة فهى زندقة

لنفسه انه الوائل الى الحق وهو عند  
الله من الْبَحَارِ وَالْمَنَافِعِينَ (اعظم خصاً)  
قول ۳۳: حضرت سیدنا شیخ اکبر مجی الدین محمد بن العربي رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکرہ میں  
فرماتے ہیں :

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے  
پاٹھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فراز  
اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیری  
سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر  
شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے روکنا چاہے  
تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الہی کی صورت میں  
ایک مگر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی مجی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں:  
اعلم ان میزان الشرع الموصوعہ فی  
الامراض هی ما بایدی العلاماء من الشريعة  
لیعنی جان کر میزان شرع جو اللہ عز وجل نے  
زمیں میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء  
شریعت کے ہاتھ میں ہے وجب کبھی کوئی دلی  
اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل  
کہ دار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار  
واجب ہے۔

قول ۳۶: نیز حضرت بحر المحتاث مدور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :  
اعلم ان موازین الایم، المکملین  
لیعنی جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ  
عنهم کی میزان میں کبھی شریعت سے خطا نہیں  
لا تخطی الشريعة ابدا فهم

ایاک ان ترمی میزان المشع من يدك  
فی العلم الرسمی بل با در الی العمل بکل  
ما حکم به و ان فہمت منه خلاف  
ما یفهمه الناس مما یجول بینک و بین  
امضاء ظاهر الحکم به فلا تغول عليه  
فانه مکرالہی بصورت علم الہی من  
جیث لا تشعری

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی مجی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں:  
اعلم ان میزان الشرع الموصوعہ فی  
الامراض هی ما بایدی العلاماء من الشريعة  
فمهما خرج ولی عن میزان الشرع  
المذکور مع وجود عقل التکلیف وجوب  
الانتکار عليه یک

**قول ۳:** تیر حضرت خاتم الولایت المحمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظا ہیں .

یقین جان کہ شریعت ہی کا چشمِ حقیقت ہے، کا چہرہ ہے  
اس لئے کہ شریعت کے دو دارے ہیں ایک اور  
اور ایک نئے، اور کا دارہ اہل کشف تھے ہے  
اور تھے کا اہل فکر تھے۔ اہل فکر جب اہل کشف  
کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دارہ نکر  
میں نہیں پاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت  
سے باہر ہے، تو اہل فکر اہل کشف رمعت منہج  
ہیں مگر اہل کشف اہل فکر پرانکار نہیں رکھتے، جو  
کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا  
حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک  
حصہ ہیں یوہی علوم اہل کشف بھی، تو وہ دونوں ایک  
دوسرے کو لازم ہیں اور جبکہ دونوں کو رون کا حاجج  
نادر ہے، لہذا ظاہر ہیں کہ شریعت و حیثیت کو  
جید سمجھا۔

اعلم ان عین الشریعہ ہی عین الحقيقة  
اذ الشریعہ لمها دائرتان علیا و سفلی  
فالعلیا لاهل الکشف والسفل لاهل  
الفکر فلما فتش اهل الفکر علی ماقال  
أهل الکشف فلم يجد وہا فی دائرة فکرهم  
قالوا هذَا خارج عن الشریعہ فاھل  
الفکر یکرون علی اهل الکشف و اهل الکشف  
لاینکرون علی اهل الفکر من کان ذا کشف  
وفکر فہر وحکیم الن ما فکمات علوم  
الفکراحد طبق الشریعہ فلذن لک علوم  
أهل الکشف فهماء متلازمان و لکن لہا کان  
الجامع بین الطرفین عزیزا فرق اهل  
الظاهر بینهما۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر اگر علم و حقیقت کو نہ سمجھیں عذر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دارے زیریں میں ہیں مدعی ولایت جو علم ظاہر سے منکر ہو معلوم ہوا قطعاً جھوٹا کذاب فرسی ہے کہ اگر دارہ بالا حکم پہنچتا تو دارہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جزوی اگر شاخ تراشیں اصل درخت قام رہے، مگر بلند شاخ سک پہنچنے والے جزو کا میں قوان کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت و حقیقت کو جدا کجھیں ان کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدعی تصور اگر انہیں جدا پساتے تو قطعاً دروغ بافت و لاف زن ہے۔

**قول ۳۸:** نیز حضرت سان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

علوم الالہیہ میں ولی کا کشف اس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اس کے بھی کی وجہ ذکتاب عطا فرمائی ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا ہمارا ی علم کتاب و سنت کا مقید ہے، اور ایک عارف نے فرمایا جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشی ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کچھ اپنا درکھا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخفیتوں کو فرماتا ہے ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ سان لکھ دیا، تو سربات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت ہے، باہر نہ جائے گا اگر کچھ براہ رجاء تدوہ علم ہو گائز کشف، بلکہ تحقیق کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔

**قول ۳۹:** نیز حضرت عین المکافیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق بمحاذ کے نام بر لعنى محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابراہیم کارہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے: محسوس ظاہری و معقول معنوی۔ عوام صرف کرامات محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ موجودہ و آئندہ غیبیوں کی خبر دینا، پانی پر چلنما، ہوا پر اڑانا، صد ہزار منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے

لا یتعدی کشف الولی فی العلوم الالہیہ فوق ما یعطیه کتاب نبیہ و وحیہ قال الجنید فی هذالمقام علنا هذا مقيّد بالكتاب و السنۃ وقال الآخر كل فتح لا يشهد له الكتاب والسنة فليس بشی فلا يفتح لولي قط الا في الفهم في الكتاب العزيز فلهذا قال تعالیٰ ما فرطنا في الكتاب من شی و قال سبطنه في الواح موسی وكتبناه في الالواح من كل شی الآية فلا تخرج علم الولی جملة واحدة عن الكتاب والسنة فان خرج احد عن ذلك فليس بعلم ولا علم ولا آية مقابل اذا حققته وجدته جهلا۔

اعلم ایدیک اللہ ان اکرامۃ من الحق من اسمہ البر فلاتكون الالبار و هي حسیة و معنویة ، فالعامۃ ماتعرف الا الحسیة مثل الكلام على المخاطر والاخبار المغیبات الماضیة و الكائنة والآتیة والمشی على السماء و اختراف الھوا و طھ الارض والاحتیاب

چھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پھانسے ہیں ودہ بہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی حفاظت رکھے، تعدد خصلتیں حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی ترقیت دیا جائے تمام واجبات مُھیم ادا کرنے پر التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکرو استدرج کو دخل نہیں اور کرامیں جنہیں عوام بھانستے ہیں ان سب میں مکرناہ کی مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہوگی اور کرامت معنویہ میں مکرو استدرج کی مداخلت نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا شرف خود ہی تجویز بتائے گا کہ ان میں مکر کا دخل نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکر کا پھنسنا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نقع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہو اسے کہ عالم و بے علم برابر نہیں تو علماء ہی مکرو استباہ سے امان میں ہیں ولیس۔

**قول ۳۰:** حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اقطاب اربعہ سے ہیں یعنی ان چار میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گئے جاتے ہیں، اول حضور پر نور سیدنا غوث اعلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوم سید احمد فاٹی، سوم حضرت سید احمد بزرگ بدودی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و نقعوا برکاتہم فی الدنیا والآخرۃ فرماتے ہیں:

عن الابصار، و معنویة لا يعرفها الا الخواص  
و هي ان تحفظ عليه أداب الشريعة و  
يوفى لاتيان مكارم الاخلاق و اجتناب سفافها  
والمحافظة على اداء الواجبات مطلقاً في  
أوقاتها فهذه كرامات لا يدخلها مكره،  
لا استدراج و انكرامات التي ذكرنا ان العامة  
تعرفها فكالها يمكن ان يدخلها المكر  
الخفى ثم لابدان تكون نتيجة عن  
استقامة او تنتجه استقامة ولا فليس  
بكرامة و معنویة لا يدخلها شحى مما  
ذكرنا فان العلم يصحبها و قوة العلم و شرفة تعطيفه  
ان المكر لا يدخلها فان المحدود الشرعية لا تضيق  
جالة للمكر الالهى فانها عين الطريق  
 الواضحه الى تسل السعادة لأن العلم هو  
المطلوب وبه تقع المنفعة ولو لم يعمل  
به فانه لا يstoى الذين يعلمون والذين  
لا يعلمون فالعلماء هم الأئمه من التبليغاء بالحقائق  
علم ہی مقصد ہے اور اسی نے نقع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہو اسے کہ عالم و

الشريعة هي الشجرة والحقيقة هي الثمرة۔ شرعيت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت و پھر کی نسبت بھی وہی بسار ہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے، مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ زامحمد و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو تم منع و بحر میں بیان کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت لکھتے ہیں آئے تو یہ پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر اس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس عین غلیظ اور گور کے پھل جادو سے بنتا کہ اس کے منہ میں دستا ہے اور یہ اپنی حالت سے انھیں ثہر حقیقت جان کر خوش خوش نکلا ہے جب آنکھ بند ہو گئی اس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والیعاً ذبیح الله تعالیٰ ان درختوں میں تریب ترشال پان اور اس کی بیل کی سیخ خوشبو، خوشرنگ، خوش ذات، مفرج، مقری رل و دماغ، مصفي خون مطیب نکھت و جو سُرخ روی باعثِ زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سُو کھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معاً سو کھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شرعيت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شرعيت و طریقیت کی ہے۔

**قول ۳۱:** عارف بالله حضرت سیدہ علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پروردہ شریعت و محدث امام عبد الداہب شعر انی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الکشف اخبار بالامر على ما هي عليه في  
نفسها وهذا اذا احقيقته وجدته لا يخالف  
الشريعة في شيء بل هو الشريعة بعينها۔

یعنی علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے بخوبی اگر تو تحقیق کرے تو اصلًا کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پایا کا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

**قول ۳۲:** نیز ولی مددوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جميع مصابيح علماء الظاهر والباطن  
قد اتفقت من نور الشريعة فما  
من قول من اقوال المجتهدين ومقلديهم  
الآدھ هو مؤيد باقوال اهل الحقيقة

علاء ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو انہم مجتہدین اور ان کے مقدمین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید

لا شک عندنا في ذلك لـ  
نیز فرمایا :

ذکر نہ ہوں، ہمارے نزدیک اس میں کوئی شان نہیں۔

امداد قلبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
لجمیع قلوب علماء امته فما اقتضیت  
عالم الا عن مشکوٰة نور قلب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۷  
کے شمع دان سے روشن ہے۔

قول ۳۳ : نیز یہی مفتوح مددوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :  
علم الکشف الصیحہ لایا قطلاً مساویقاً سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے  
للشیعة المظہرۃ ۱۸ موافق۔

قول ۳۴ : حضرت سیدی افضل الدین اجل خلفائے سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فرماتے ہیں :

کل حقیقت شریعة و عکسہ ۱۹ حقیقت عین شریعت ہے اور شریعت  
عین حقیقت۔

قول ۳۵ : امام اجل عارف باشد سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں :  
ان اللہ تعالیٰ قد اقدر ابلیس کہا قال الغزنی  
بیشک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو قدرت دی ہے  
وغیرہ على ان يقيم للمكافف صورة المخل  
الذی یأخذ علمه منه من سهام او  
عرش او کرسی او قلم او لوح فربما ظن  
المكافف ان ذلك العلم عن اللہ عزوجل

لـ المیزان الکبری للشعرانی فصل فی بیان استحالة ترجم شی الم مصطفی البابی مصر ۱/۵/۳۵

۲ " " " " فصل فان قال عائل ان احمد لا يحتاج الى ذوق " ۲۰ ۱/۱۵/۳۵

لـ المیزان الکبری للشعرانی فصل فی بیان استحالة الم مصطفی البابی مصر ۱/۳۵

کر دے (اوہ حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح و قلم نہ ہوں شیطان کا دھوکا ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی ڈٹی سے اپنا علم شیطانی القاء کرے) اور یہ صاحبِ کشف اسے اللہ عزوجل کی طرف سے گماں کر کے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہوا اور وہ کوئی گمراہ کوئے اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب و سنت پر عرض کرے اگر موافق ہو تو بہتر درجہ اس پر عمل حرام ہے۔

نابیناؤ ا تم نے شریعت کی حاجت دیکھی شریعت کا دامن نہ تھا موت تو شیطان پکے دھاگے کی لگام دے کر تمھیں گھماے پھرے، جب تحدیث نے فرمایا:  
عابد بے فتد چکی کا گدھا۔

### قول ۳۶: نیز امام مدرج قدس سرہ فرماتے ہیں:

لَا تَدْعُونَ مَهَيَاةَ الْوَلَايَةِ بِدَأِيَةِ النَّبُوَةِ  
ابداً لِوَانَ وَلِيَا تَقْدِيرَةِ الْعَيْنِ  
الَّتِي يَا خَذَ مِنْهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ لَا حَدْرَقُ وَغَايَةُ أَمْرِ الْأَوْلَيَاءِ  
إِنَّهُمْ يَتَبَعُّدُونَ بِشَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْفَتْحِ  
عَلَيْهِمْ وَبَعْدَهُ وَمِتَّى مَا خَرَجُوا  
عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذِكُوا وَأَنْقَطُعُ عَنْهُمُ الْأَمْدَادُ  
فَلَا يَكُنُّهُمْ أَنْ يَسْتَقْلُوا بِالْأَخْذِ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتدار تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کاریہ ہے کہ شریعتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ریعبدات بجا لاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلیں گے بلکہ ہو جائیں گے اور ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انھیں کبھی ملک میں کہ اللہ عزوجل سے خود بالاستقلال لے سکیں اور

ابداً وقد تقدم أن جمِيع الأنبياء والآولى  
رسَّامون من مُحَمَّد صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عليهم الصَّلوةُ والثَّارُجَمَةُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ سَمِّيَ مدْلِيَّةً هِيَ.

**قول ۳۷ :** تَزَوَّلِي موصوف قدس سرہ فرماتے ہیں :

المتصوف اغاہوں بَدَّا عمل العبد  
تَصَوُّفَ كَيْا ہے بَسْ أحكام شرعيَّتِ پَرْبَنَدَه  
باحكام الشريعة۔  
کے عمل کا خلاصہ ہے۔

**قول ۳۸ :** پھر فرمایا :

علم المتصوف تَفَرَّعَ من عِينِ الشَّرِيعَةِ.

**قول ۳۹ :** پھر فرمایا :

من دَقَّ النَّظَرِ عَلَمَ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ شَيْءٌ  
من عِلْمِ أَهْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ الشَّرِيعَةِ  
وَكَيْفَ تَخْرُجُ عِلْمَهُمْ عَنِ الشَّرِيعَةِ وَ  
الشَّرِيعَةُ هِيَ مِصْلَقُهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي كُلِّ لَحْظَةٍ يَنْهَا

**قول ۴۰ :** پھر فرمایا :

قد اجمعَ الْقَوْمُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَصْلَحُ لِلتَّصْدِيرِ  
فِي طَرْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَمْنَ تَبَحْرُ فِي عِلْمِ  
الشَّرِيعَةِ وَعِلْمِ مَنْطَوْقَهَا وَمَفْهُومِهَا  
وَخَاصَّهَا وَعَامَّهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنسُوخَهَا  
وَتَبَحْرُ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ حَتَّى عُرِفَ بِمَحَازِّهَا

تمام اویاۓ کرام کا اجماع ہے کہ طلاقیت میں  
صدر بنتے کالائی نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا  
دریا ہوا اس کے منطق مفہوم خاص عام ناسخ  
فسوخ سے آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر  
ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز اور استعماں وغیرہ

۱/۲	محلقة البابي مصر	المبحث الثاني والاربعون	ابيواتيت والجوابر
۲/۱	"	مقدمة الكتاب	الطبقات الکبری للشرانی
۳/۱	"	"	"
۴/۱	"	"	"
۵/۱	"	"	"

و استعاراتہا وغیر ذلك فكل صوفی فقیہ جانتا ہو تو ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی ولاعکس۔

**قول ۱۵:** نیز معرفت معموت قدس سرہ فرماتے ہیں :

الکشف الصحیح لا یاتی دامًا الا موافق  
پھا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے  
جیسا کہ اسرائیل کے علماء میں متعدد ہو چکا ہے۔  
للشیعة کما هو مقرر بین العلماء

**قول ۱۶:** حضرت عارف بالله سید عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں :

ما ید معيده بعثت المتصوفة فی تسع مائة ان کم  
معشر اهل العلم الظاهر تأخذون احكامكم  
من الكتاب والسنة واناخذ من صاحبہ  
هذا الكفر المحالة بالاجماع من وجہ الاول  
التصريح بعدم الدخول تحت احكام الكتاب  
والسنة مع وجود شروط التکلیف من  
العقل والبلوغ۔

یہیں فرمایا :

ان ارادتیتک العلم الظاهر عدم تعلم ذلك  
و عدم الاعتناء به لأن العلم الظاهر لا حاجة  
اليه فقد سفة الخطاب الالهي و سفة الابناء  
و نسب العبث والبطولات الى ارسال الرسل  
وانزال الكتاب فلا شک في كفره اشد الكفر (ملطف)  
یبحیج کتابوں کے اتار نے کو عبث و باطل کی طرف  
نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

**قول ۳۵:** نیز عارف مددوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ وسری سقطی و ابو زید بسطامی و ابو سلیمان دارانی و ذوالنون مصری و بشر عاقی و ابو سعید غفار وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال تحریر ذکر کے فماتے ہیں،

یعنی اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کر یہ علماً مسائخ طریقت یہ کہائے ارباب حقیقت بہ کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ واصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس سید صلی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور سڑاران اولیائے کاملین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تحقیر کی یا اس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محدثی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنایا کرتے ہیں، تو بچے زہار دھوکا میں ذوالیں حد سے گزری ہوئی یا تیس ان جاہلوں کی کہ مسالک بننے ہیں خود بگڑے اور وہن کو بگار کرے ہیں، آپ گراہ اور وہن کو گراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم سے کچھ ہو کر جنم کی راہ چلے ہیں، علماء شریعت کی راہ سے باہر مسائخ طریقت کے مسالک سے خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے روگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکار شریعت کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار سے روشن ہیں مسائخ طریقت تو آداب شریعت پر قائم ہیں احکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے

انظر ایسا العاقل الطالب للحق ان هؤلاء عظماء مسائخ الطريقة وكبار امساباب الحقيقة كلهم يعظمون الشريعة الحمدية و كيف وهم ما وصلوا الا بذلك التعظيم و السلوك على هذا المسلك المستقيم ولم ينقل عن احد منهم ولا عن غيرهم من السادة الصوفية الكاملين انه احتقر شيئا من احكام الشريعة المطهرة ولا امتنع من قبوله بل كلهم مسلمون له ويبنون علومهم الباطنة على السيرة الحمدية فلا يقع ذلك طامات لبعض المتنكرين الفاسدين المفسدين الضالين المضلين الناغبين عن الشرع القويه الى صراط الحجيم خارجين عن مناهج علماء الشريعة الحمدية مارقين عن مسالك مسائخ الطريقة لعراضهم عن التأدب بآداب الشريعة وتركهم الدخول في حصنها المنيعة فهم كافرون با نكارة مدحون الاستنارة بانوارها ومسائخ الطريقة قائمون بآداب الشريعة معتقدون تعظيم احکام اللہ تعالیٰ ولهمذا

الله تعالى نے انھیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور  
یہ اپنی خرافات پر مغور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے  
کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ  
ہدیشہ اپنے اوپام کے بٹوں کے آگے آسیں  
مارے بیٹھے ہیں، شیطان جرسوس سے ان کے  
افکار میں ڈالتا ہے انھیں پرمفتر ہوئے ہیں تو  
خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے  
اور ان کے لئے جوان کا پرو ہو یا ان کے کام  
کو اچھا جانے اس لئے کہ وہ راہِ خدا کے راہن  
ہیں احمد ملتقط۔

اتحقهم اللہ تعالیٰ بالکمالات القدسیة  
وهو لا مغوروون بالفسار الابسوت  
حلة العاس الذين هم مسلموت في  
الظاهر و اذا حقيقتهم فهم كفار لم يزدوا  
معتكفين على اصحاب الاوهام مفتونين  
بما يلقى لهم الشيطان من الوساوس  
في الافهام فاوليل لهم ولمن تبعهم او  
حسن امرهم فهم قطاع طلاق اللہ  
تعالیٰ ام ملتفطاً۔

**قول ۳۵ :** حضرت قطب رباني محبوب یزدانی مخدوم اشرف جمال گیر حشمتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سردار سلسلہ حشمتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں :

www.alahazratnetwork.org

اگر اوصافِ ولایت والی سے خارقِ عادت  
خارجی عادت اگر ازوی موصوف با اوصافِ ولایت  
ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مختلف شریعت  
صادر شود اس تدریج حفظنا اللہ و ایا کم یہ  
ہیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (ت)

**قول ۵۵ :** حضرت سیدی ابو المکارم رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی قور الدین عبد الرحمن اسفرائیی  
خلیفہ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لا لا خلیفہ حضرت سیدی  
بجم الدین کبری سردار سلسلہ کبر ویر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت فرماتے ہیں :

ولی تاشریعیت را بکمال تکمیل و قدم در ولایت  
نتوان سہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گرد وئی  
لہ الحدیقة الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ اباباول الفصل انشانی مکتبہ فوریہ رضویہ فیصل آبادا  
لہ نطافت اشرفی طفیفہ پیغم  
مکتبہ سمنانی کراچی  
۱۴۶۱ھ / ۱۸۹۱ء  
کے نعمات الانس ذکر ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد ازانشارات کتاب یغوثی شیراز ایران ص ۲۳۳

**قول ۶۵ :** حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود پشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: پھر عبادت کا مصلح طاق پر رکھ اور جا کر علم اول مصلح را ب طاق نہ و ب رو علم آموز کر زاہد حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ بے علم مسخرہ شیطان است۔

یہ حکایت شریعت بہت نفیس و لطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلامِ کریم کا غشاء معلوم ہوا اور حضرت خواجہ مودود پشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ یہ دفع دہم ہو اور آج محل کے بہت مدعاں تاکار کے لئے کہ مستند ولایت کو ترکہ پری جانتے ہیں، باعث ہدایت و عبرت و فہم ہو، حضرت مدد و حمداً لله خاندان اویاۓ کرام میں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلہ اکابر مجبوسان خدا سردار ان شریعت و طریقت و اصحاب علم و کرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود پشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا، میزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے تہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایتِ ازلی ہی ان کے حال شریعت پر متوجہ تھی، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے تعلیم و تغییم کے لئے ہرات پہنچا، یہاں خواص و عام اس جانب کی کرامات عالیہ دیکھ کر مرید و معتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ناک سے باہر کریں، لشکر مرید ان لے کر جنس فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوتی انہوں نے برآہ ادب اسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صحیح کاناشتہ حاضر کیا گی تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کر کہ کچھ قاصد آتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد قاصد ان صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے اپنی لہان کھلایا پھر فرمایا، تم کو گے یا میں بتاؤں کہ کس نے آئے ہو۔ عرض کی، حضرت فرمائیں۔ فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں پہنچا ہے کہ احمد سے کھو وہ ہماری ولائت میں کیوں آیا سید ہمی طرح والیں جاتا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا۔ قاصد نے تصدیق کی کہ یاں حضرت خواجہ نے یہی پیام دے کر تمہیں پہنچا ہے تھے حضرت والا نے فرمایا

کو ولاست سے یہ دیبات مراد ہیں تو یہ اور ول کی ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودودی۔ اور اگر ولاست سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ ستر کی رعیت ہیں، تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا، اور اگر ولاست سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیا اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انھیں دکھا دیں گے کو ولاست کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھرا برعظیم آیا، اور ایک رات دن اب برسا دم بھر کو تردم لیا دوسرے دن صحیح کو حضرت والا نے فرمایا، لگوڑے کس کو خواجہ مودودی کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی، نہی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاج کشی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا: کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاجی کریں گے۔ جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے ملا حظر فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے۔ فرمایا: یہ کون لوگ ہیں عرض کی: حضور کے مرید و محب ہیں۔ یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مغلبلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہوئے ہیں۔ فرمایا: انھیں واپس کرو تیر و تلوار تو ستر کا کام ہے اولیا اللہ کے ہتھیار اور ہی ہیں بغرض چند خدام کے ساتھ نہی کنارے پہنچے پانی طھیاں پر رہا، فرمایا: آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاجی کریں گے۔ معرفت الہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بخوبی ہو گئے، فرمایا، آنکھیں بستہ کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحيم کہہ کر چل۔ لوگوں نے ایسا ہیں کیا، جس نے آنکھ جلدی کھول دی اسکا جو نتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اس کا جو تباہی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دیکھ کر اس پار پایا، قاصدوں نے جو یہ ما جزا دیکھا جلدی کر کے حضرت سماج زادہ خواجہ گان کے حضور حاضر ہوئے اور حال عرض کیا، کسی کو لیکن نہ آیا، صاحبزادہ دوہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جیسے حضرت شیخ الاسلام سے نظر دوچار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہوئے اور حضرت والا کے پائے مبارک پر بوس دیا، حضرت ان کی پیغام بخونکے اور فرماتے تھے: ولاست کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردانِ خدا کی فوج سلاح سے نہیں جاؤ سوار ہو ابھی بچے ہو تھیں نہیں معلوم کر کیا کرتے ہو۔ جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام سع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی کاول میں مقیم ہیں کوئی نکر عدہ کرنی چاہتے۔ حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صحیح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت لیں ان کا کام ہمارے لیس کا نہیں۔ مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں جب ان کے قیلوں میں دوپھر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تھا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت

آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور صاف شروع ملزیں اور حال لائیں اسی حالت میں کوئی حرہ بردنے پر  
 مار دیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا، تھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحبِ کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب  
 دوپہر کو حضرت شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاپا کر بچونا بچا۔ فرمایا، ایک ساعت وقت کرو  
 پھر آرام ہو گا ایک کام درپیش ہے۔ ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹک لیا، خادم نے دروازہ کھوڑ دیکھا کہ حضرت خواجہ موجود  
 ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے صاف شروع ہوا، ساتھ والے فرے لئے نہیں بیٹھے، انہوں  
 نے پایا تھا کہ اپنا ارادہ فاسد ہو رکریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سربراک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا بھائی  
 ہے (اے سہلا! تو بھائی ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخ کے ساکن، صاحبِ کرامات و عاقل،  
 مجنون نہ ملتے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دیتے ہی وہ فوراً حاضر ہوئے  
 اور ایک نعمان منشدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معما جو تیاں پکڑیاں پھوڑ کر بھاگ گئے صرف صاحبزادہ  
 خواجہ کان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سرہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی،  
 حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ مریض مرضی نہ تھی، فرمایا، تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ یکوں آئے۔  
 عرض کی، میں نے برا ایک حضرت معاف فرمائیں۔ فرمایا، میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس  
 لاو اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن بھٹکو۔ حضرت خواجہ موجود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں  
 حضرت شیخ الاسلام کے پاس اگر گزارش کی، جو حکم ہوا تھا جا لایا اب کیا فرمان ہے۔ فرمایا، سجادہ  
 طاق پر کھوا اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بنے علم مسخرہ شیطان ہے۔ خواجہ نے فرمایا، میں نے قبول  
 کیا اور کیا ارشاد ہے۔ فرمایا، جب تحصیل علم سے خارج ہوا پہا خاندان زندہ کرو، تھمارے باپ دادا  
 اولیا، و ناصحہ کرامات تھے۔ خواجہ موجود نے عرض کی، خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو  
 پہلے تبرکات حضرت دا۔ مجھے مندرجہ بحثیں۔ فرمایا، آئے آؤ۔ یہ آگے گئے۔ حضرت نے ہاتھ کر کر اپنی  
 مندرجہ مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا، ببشر طبق علم بشر طبق علم میں بار فرمایا، حضرت خواجہ  
 میں روز اور حاضر خدمت رہے، فائدے لئے، فواز شیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بیٹھنے بخار اتنریت یکھی،  
 چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر حیثیت کو مراجعت فرمائی،  
 تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطاعت سے طابان خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت  
 انفاس سے دولتِ معرفت و تربیت و لایت کو پہنچے، حضرت خواجہ تشریف زندگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
 نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جانب کے مرید و تربیت یا فتح میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 و عنہم اجمعین ہے۔

**قول ۵:** حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ اسامی فرماتے ہیں :

اگر صدہزار خارق عادات برائیشان ظاہر شود  
چوں نہ ظاہر ایشان موافق احکام شریعت  
ست و نہ باطن ایشان موافق آداب طریقت  
باشد آئی از قبیل مکروہ استدرج خواهد بود  
نہ از مقولہ ولایت و کرامت۔

**بعینہ اسی طرح لطائف اشر فی ص ۱۲۹ میں ہے۔ پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول ۳۲ ذکر فرمائی، فاما ذلیل فیہ اسی نفحات الانس شریف میں حضرت شیخ الاسلام عبد اللہ ہرودی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ حضرت شیخ احمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کر کے فرماتے تھے:**

چشتیاں ہمہ چنان بودند از خلق بیباک و در  
باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہر  
احوال ایش با خلاص و ترک ریا بود یعنی گونه در  
شرع سُستی رو انداشتندے یہ  
تمام حُشْتیٰ حضرات ایسے ہی تھے کہ مخلوق سے  
بے نوٹ، باطن میں پاک اور معرفت و  
فراست میں باکمال ان کے تمام احوال  
اخلاص اور بے ریانی پر طبعی تھے، اور کسی طرح  
بھی شرعیت میں سُستی برداشت نہ کرتے (ت)

او نسخہ قدیم نفحات شریعت میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا ہے یوں ہے :  
 یہ پچونہ سنتی روایہ اشتمدے در شرع کسی طرح بھی شرع میں سنتی روایہ رکھتے تو  
 کوتاہی کیاں ہوتی ہے (ت)

ہمارے حپتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال حکیم مشاہدہ کریں کہ اصل

<sup>۲۶</sup> نعمت‌الله، *القول في اثبات الکرامات للاویی*، از انتشارات کتابخوانی محمودی تهران ایران ص

۱۲۹/۱ لطف اشرفی طفیل پنجم مکتبہ سمنافی کراچی

سلیمانی

شرع میں سُستی و کامی بھی جائز نہ رکھتے تھے کہ معاویۃ اللہ احکام شرعیہ کو ملکا جاننا پڑتی ہونے کو بندگی شرع سے پرواہ آزادی مانا و العیاذ باللہ سب العلیمین سردار سلسلہ علیہ بہشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ مجرب الہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سُستی، فرماتے ہیں:

(۱) چند چیزی پائی جائیں تو سماع حلال ہو گا کائنات  
و اسے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں  
سنے والے ایشہ تعالیٰ کی یاد سے خالی  
نہ ہوں، کلام غُش و مذاق سے خالی ہو  
اور آلاتِ سماع سر نکلی اور طبلہ وغیرہ  
نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہو گا۔  
(ت)

(ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوب الی رضی ائمہ تعلیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آجکل بعض خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا، فرمایا: نیکوئے کہ دھ اند انچہ نامشروع ست ناپسندیدہ ست یہ اچھانے کیا جوبات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح یستہ مدد نہیں.

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مرا امیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں تو الی سُنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستشرق تھے کہ ہمیں مزایر کی خبر نہ ہوتی۔ حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا،  
ایس جواب ہم پڑیز سے نیست ایس سخن درہم موصیت ہے یہ جواب بھی محض مجمل ہے سب گناہوں میں یہی سیاہید ہے جملہ ہو سکتا ہے۔

۱۰ سیر الادیار باب نهم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۰۱-۰۲

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوتی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوتی کہ جزو ہے یا بیکانی۔

(۲) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجھ کیا اور مرا امیر و عنیسہ ہا حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،

من منع کر دہ ام کہ مرا امیر و محربات دہیاں نباشد میں نے منع فرمادیا ہے کہ مرا امیر و محربات دہیاں نیکونہ کر دہ اندیشہ

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبت ممتاز نے اس باب میں نہایت شدت اور سخت تاکید سے مافعت فرمائی یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی ہوں، امام کو سہرو واقع ہو، مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اسے اپنی آواز سنانی نہ چاہے، پھر کیا کرے۔

پشتِ دست برکتِ دست زند و گفتِ دست  
برکتِ دست زند کہ آں بہ لہو ہی نامذہ تا ایں  
غایت از طلاق ہمی امثال آں پر ہیز آمدہ است  
پس در ساع طریق اولی کہ ازیں باہت نباشد۔

ہاتھ کی پشت کو متھلی پر مارے ، ستحیل کو  
متھلی پر مارے کیونکہ تالی لہو میں شار  
ہوتی ہے، جب یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں  
پر ہیز فرماتے تو ساع میں بظریق اولی  
ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (ت)

شیخ مبارک فرماتے ہیں،  
یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است  
پس در ساع مرا امیر بطریق اولی منع است۔

یعنی تالی بجائے میں منع کے لئے یہ احتیاط  
بھتی تو ساع میں مرا امیر سے منع  
بطریق اولی ہے۔ (ت)

سبحان اللہ ! جو بندگاں خدا تالی کرنا جائز جانیں بندگاں نفس ان کے سرستار اور دھوکہ کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوب الہی کے ملفوظاتِ کوید فوائد الغواد کے حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علی سجزی قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے کہ مزامیر حرام است۔

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دربارہ سماع ایک رسالہ عربیہ مسمیٰ بہ کشف القناع عن اصول السماع تایلیف فرمایا، اس میں فرماتے ہیں :

اما سماع مشایخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
فبرئ عن هذه المهمة وهو مجرد صوت  
القول مع الاستعاض الشعرة من كمال  
صنعة اللہ تعالیٰ یہ

یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے پاک ہے  
وہ تو صرف قول کی آواز ہے ان اشعار کے  
سامنہ جو کمال صنعتِ الہی کی خبر دیتے ہیں۔

مسلمانو! یہ سچے یا وہ جو اپنی ہوائے فہن کی حیات کو ان بندگانِ خدا پر مزامیر کی تہمت دھرتے  
ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مسلمانوں کو قوفیت وہدایت بخشد، آمین!

**قول ۵۸:** حضرت میر سید عبد الواحد بلازمی قدس سرہ الامی کے اجلہ اویاۓ خاندان عالیشان  
چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت محمد و م شاہ صفحی قدس سرہ الوفی کے مرید ہیں جو صرف  
ایک واسطہ سے حضرت محمد و م شاہ میان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی  
جمان آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں :

شبے در مدینہ منورہ پہلو بربست رخواب  
گزا شتم در واقعہ دیدم کہ من د سید  
صبغۃ اللہ بر و جی معاد در مجلس اقدس حضرت  
رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
باریاب شیدم مجھے از صحابہ کرام و اویاۓ  
عظم حاضرانہ درینہا شخھے ست کہ آنحضرت

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بسترِ خواب پر  
لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور  
سید صغیۃ اللہ بر و جی دو نوں حضرت رسالت پناہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پارگاہ میں حاضر ہیں  
اور صحابہ کرام اور اویاۓ عظام کی ایک جگت  
بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب یہی ہے میں

جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ب شیری سے  
تبسم امیر گفتگو فرمائے اور ان کی جانب توجہ  
خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوتی  
تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا  
کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضرت صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے، انھوں نے  
فرمایا میر عبد الواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت و کرامت  
کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب  
سبع سنابل شریعت بارگاہ بنوی سے شرف قبول پاچکی ہے۔<sup>(ت)</sup>

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با ولب تبسم شیری کردہ  
حرفاً میں زند و التفات تمام با و میداند چون مجلس  
آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کرد کہ ایں شخصی  
کیست کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با ولالتفات  
باں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی است  
و باعث مزید احترام او ایں است کہ سبع سنابل  
تصنیف اور جانب رسالہ تھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم مقبول افتاد۔<sup>(ت)</sup>

یہی حضرت میر قدس سرہ المذیر اسی کتاب میں قبول بارگاہ اقدس سبع سنابل شریعت میں فرماتے ہیں،  
اے صاحبِ تحقیقین علامے راہ دین کہ ورشہ انبیاء اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جزویں کے  
اند سہ طائفہ ہستند اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ راستوں رحلے ہیں کہ ورشہ انبیاء رہیں ان کے  
تین گروہ ہیں اول محمدیں دوم فقہاء اور سوم صوفیاء۔  
ویکیوکسی صریح تصریح ہے کہ علامے ظاہر و باطن سب دارشان انبیاء برکام ہیں علیم الصداوة  
والسلام والثنااء۔

### قول ۵۹: یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبع سنابل شریعت میں فرماتے ہیں،

شریعت محمدی و دین احمدی وہ راہ سلیم و جادہ  
مستقیم ہے جس پر خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ  
والتحیۃ اپنی امت کے ہزار بیان اولیاء و اصفیاء  
اور صد لقین و شہدا کے جلو میں گمازن رہے اور  
اے ہر قریم کے خس و خاشاک اور شکوہ شبہات  
سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل معینی  
شروعت محمدی و دین احمدی را ہے ست سلیم و  
جادہ ایسٹ مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم با چندیں بڑا را فوج امت ازا اولیاء و  
اصفیاء و شہدا و صد لقین بران جادہ رفتہ و  
آزر از خار و خاشاک شکوہ شبہات پاک رفتہ و  
علام و منازل آں معین و مبین کردہ از ہر قریم

روشن فرمادیتے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور مزنل مزنل  
بنیات اور بہزنوں سے حفاظت کے لئے جگد جگہ  
رہنمائی کرنیوالے مقرر ہیں اور اولیاً کرام و  
صوفیاً کے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور  
راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس  
کی بات پر کان نہیں دھننا چاہتے بلکہ حایت و  
نصرت حق کی نیت سے اس کی تردید و تغییط کو تجلیہ  
فرالض و مذہب کجھنا چاہتے اہل بدعت و ضلالت وہی  
تو ہیں جو از راہ قریب وہی بہاسِ اسلام پن کر (عوام  
اہل اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو  
پوشیدہ رکھتے ہیں یہی لوگ اعداءے دین اخوان اشیاطین  
ہیں اور جو نکل علماً دین و مشارک اسلام کے علم کے  
دور سے انکی قراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لا محال

یہ لوگ علماء شریعت کو دشمن مجھنے لگتے ہیں، علماء رباني کہ آسمانِ اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو  
ان شیاطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند  
ہمیشہ ان دین کے لیثروں اور چوروں کو ہر ہر طرف سے ہنکاتے اور ان پر لعنت و رُدّ کے پھرمار مار کر  
ڈوڈرانے رہتے ہیں (ت)

اُس جاہل نے کہ علماء شریعت کو معاذ اللہ شیاطین کہا تھا الحمد للہ کہ اولیاً کے کرام کی زبان درفشان  
سے اللہ عز وجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنانِ دین ہیں اور بہرہزار  
حمد اس کے وجہ کو علم کو، یہ مکالمات عالیات بارگاہ رسالت میں معروض ہو کر مسجل ہمہ قبول ہوئے و نہ الخدر۔  
قول ۶۰ : یہی سید جلیل عارف جمل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں ،

چند شرائعی دان کر بے آں شرعاً اصلًا پیری مریدی چند شرائع پر مبنی ہے جن کے بغیر  
پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر

نشانے بازدا وہ درہ مرنے لے نہادہ و رفع قطاع  
الطرق را بدرفتہ ہمت بھرا ہی فرستادہ اگر مہو سے  
بہت سے بطریقے دیگر دعوت کندہ باید کہ قول اوسموں  
مذارند و اہل بدعت و ضلالت طائفہ باشند کہ خود را  
ورباں اسلام پر تبلیس پیدا آرند و عقائد فاسدہ  
خویش در باطن پوشیدہ دارند ایس جماعت اند اعداء  
دین و اخوان الشیاطین و چون بور علم علامے دین و  
مشايخ اسلام نظمات بدعت ایشان مخصوص میگرد  
نچار علماء شریعت را دشمن پسندارند علمائے رباني  
کہ شوام پسہر اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطین الانس  
محفوظ میدارند و انفاس فورانی ایشان بمشابہ شب  
ثواب قبضہ میستادیں مسترقان (یعنی دن وان) شریعت  
از ہر جانب میراند و برجم و قذف پر الگدہ میگرد اند۔

یہ ہے کہ پر مسک صیح رکھتا ہو، دوسری شرط حق شریعت قاصر و مہماں نباشد، سوم آنکہ پیرا عتمانہ درست بود موافق مذہب سنت و جماعت پیری و مریدی بے ایں سر شر الط اصل درست نیست۔

یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنت جماعت کے مطابق ہوں۔ یہ وہ شرط ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز صیح نہیں ہو سکتی۔ (لینی ابصار احکام شریعت میں سست اور کامل نہ ہوں)

پھر شرط اول کی تفصیل ارشاد فرمائیں شرط دوم کے متعلق فرمایا:

پیری کی دوسری شرط کی توضیح یہ ہے کہ پر کو عامل باشد بر جملہ عبادات و دراداے احکام قاصر و مہماں نبود و اگر بر اثر عبادات عالم نبود عامل نتواند شد و از حد شرع بیفتد پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتد بر طلاقیت قرار گیرد و سر کہ از طلاقیت بیفتد بر شریعت قرار گیرد، و ہر کہ از شریعت بیفتد مگر اگر داد و میراث پیری را نشاید اما در ویشے کہ مرجح خلافت بود اور احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم است باید کہ یک دقیقتہ از دقائق شرع از وقوت نشود کہ وسیله مگر اہی مریدان است بجہت آنکہ گویند کہ پیر ما ایں چنیں کار کر دہ است پس اوضاع و مفصل تجویز کی شریعت سے گرتا ہے وہ مگر اہی میں پڑ جاتا ہے اور مگر اہ ادمی پیر کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجح خلافت ہوا س پر شریعت کے احکام جزویہ کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے، لہذا اس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مسحتات سے بھی کسی ادب مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی مگر اہی کی سند ہو جاتی ہے

اور مریدین اسے جھٹ بن کر کتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تویر کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ و گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

غرض یہ کہ مرید حب پر کو ان تینوں شرطوں کا جائز پائے تواب اس کے باقاعدہ پر بیعت کر کے کر جائز مُستحسن ہے، اور اگر پر میں ان شرطوں میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ یا قبیلے تو اس سے بیعت نہ باشد و اگر کسے از بیعت نادانی با و بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگرد دیں جائز نہیں بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا تور و نادا جب تک دت	مرید کہ پیر را بایس ہر سر شرط موصوف یا بدبیعت با او کند کہ جائز و مُستحسن است و اگر در پیر ازیں ہر سر شرط ایک مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد و اگر کسے از بیعت نادانی با و بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگرد دیں
---	---

### خاتمه رزقنا اللہ حستہما

پہنچا ہر اگرچہ سانچہ قول ہیں مگر حقیقت چالیس اولیاء رکام کے انشی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ و جمہر اکیم کا ارشاد امر حب رکام میں اور امام راک اور امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور سید الطائف کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۲، ایک دلی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا یعنی قول ۱۳، علی خواص کا قول زیر قول ۱۴، علامہ نابلسی کا زیر قول ۱۵، حضرت خواجہ مودود کا قول ۱۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی کے چہار حضرت شیخ محمد بن مبارک مرید شیخ العالم فرید المحت والدین گنجشکر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۱۷، اور حضرت میر عبد الواحد کے دو قول زیر قول ۱۸، یہ میں شمار میں آئے۔

### رسالہ

مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء

ختم شد